خدمت جناب مفتیان کرام جامعہ دار العلوم کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک مسئلہ دریافت ہے براہ کرم رہنمائی فرما کر ممنون فرمائیں
وہ یہ ہے کہ ٹی وی کا کاروبار کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اس سے حاصل ہونے والے نفع
کا کیا حکم ہے؟ نیز یہ بھی بتائیں کہ اگر کسی کے گھر میں ٹی وی ہو، تو کیا اس
کے لئے اس کا بیچنا اور اس کی رقم کو استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟ دوسری
صورت میں وہ اس کے ساتھ کیا کرے؟ براہ کرم قرآن وحدیث کی روشنی میں
جواب دے کر ممنون فرمائیں

دار الافتاء
نمبر ۳۲/۱۳۰۹

سائل عبدالصمد سوالوی
تکمیل درس نظامی از جامعہ دار العلوم کراچی

جواب لفافہ ارسال خدمت ہے

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

ٹی وی چونکہ بلا شبہ اس وقت بے شمار دینی اور دنیاوی خرابیوں پر مشتمل ہے اور اس کا غالب استعمال بھی ناجائز طریقوں سے ہو رہا ہے۔ اسلئے اصل حکم تو یہ ہے کہ جب تک موجودہ خرابیاں اور منکرات موجود ہوں اس وقت تک ٹی وی گھر میں رکھنے سے مکمل اجتناب کریں۔

تاہم چونکہ بحالتِ موجودہ اس کے بعض جائز استعمال بھی ممکن ہیں مثلاً یہ کہ اس کو غیر جاندار اشیاء جیسے عمارتوں، مقامات، درختوں وغیرہ یا طلوع وغروب کے مناظر اور تصاویر دیکھنے کیلئے استعمال کیا جائے۔ جیسا کہ ہوائی اڈوں وغیرہ میں ٹی وی کو انہی مقاصد میں استعمال کیا جاتا ہے۔ تو مذکورہ بالا جائز مقاصد کیلئے خریدنے والے شخص کو ٹی وی فروخت کرنا جائز ہے۔ اور اسکی قیمت بھی حلال ہے۔

البتہ ٹی وی ایسے شخص کے ہاتھ فروخت کرنا جس کے متعلق غالب گمان یہ ہے کہ خریدنے والا اسے ناجائز کاموں میں استعمال کرے گا، اسمیں گناہ کے کاموں کی کسی درجہ میں اعانت ہے۔ تاہم اگر کسی نے ایسے آدمی کے ہاتھ ٹی وی فروخت کر دیا تو اسکی قیمت کراہت کے ساتھ جائز ہوگی۔ کیونکہ جیسا کہ اوپر بتایا گیا کہ اس کے بعض جائز استعمال بھی ہیں۔ لہٰذا اس کو علی الاطلاق ان آلاتِ لہو کے حکم میں قرار نہیں دیا جاسکتا جو گناہ اور معصیت کے علاوہ اور کسی جائز کام میں استعمال نہیں ہوتے۔ (ماخذہ التبویب: ۸۰/۴۸) واللہ أعلم بالصواب

محمد کاشف شہزاد
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۹/۱۱/۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ
۹/۱۱/۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ له
۹/۱۱/۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
محمد [illegible] عفی عنہ
۱۰/۱۱/۱۴۳۱ھ

Scanned by CamScanner